بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تلخیص قطبی

(سوالاً وجواباً)

مع تعریفات

ازافادات: حضرت علامہ مولانا عبد الواحد کبیری مدنی (مدظلہ العالی)

مرتب: ابو عقیل نبیل بن خلیل عطاری

تعریفات

مقدمہ العلم: وہ مقدمہ جس پر شروع فی العلم موقوف ہو وہ مقدمہ العلم کہلاتا ہے۔

منطق کی تعریف۔ ایسا قانونی آلہ جسکی رعایت ذہن کو غور و فکر میں خطا سے بچالے۔

تصور فقط: محکوم علیہ و محکوم بہ اور نسبت کا بغیر حکم کے صرف تصور کرنا جیسے انسان کا تصور کرنا۔

تصور مع الحکم: محکوم علیہ و محکوم بہ اور نسبت کا حکم کے ساتھ تصور کرنا۔ جیسے انسان کا تصور کرنا مثلاً کھڑے ہونے کیساتھ۔

حکم کی تعریف: ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا خواہ ایجابی ہو یا سلبی۔

بدیہی کی تعریف: وہ تصور ہے جسکا حصول نظر و فکر سے نہ ہو۔ جیسے نار کا تصور

نظری کی تعریف: وہ تصور ہے جسکا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے جنوں کا تصور۔

فکر کی تعریف: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ مجہول کا علم حاصل ہو۔

ترتیب کی تعریف: لغوی معنی ہر شئے کو اس کے مرتبے میں رکھنا اور اصطلاح میں متعدد اشیاء کو اس طرح بنادینا کہ ان پر ایک ہی نام بولا جائے اور ایک دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان میں تقدم وتاخر ہو۔

آلہ کی تعریف: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جسکا لغوی معنی ہے۔ نشان لگانا اور اصطلاح میں اس کا معنی ہے فاعل اور منفعل کے درمیان اس واسطہ کا نام ہے جو فاعل کا اثر منفعل تک پہنچائے۔

فیضی

قانون کی تعریف : وہ امر کلی ہے جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے احکام کو جانا جائے۔

موضوع کی تعریف : ہر علم کا موضوع وہ ہے جس میں اسکے عوارضِ ذاتیہ سے بحث کی جائے.برابر ہے کہ وہ اس کی ذات یا اس کے جز یا امر خارج کی وجہ سے اس کے مساوی کو عارض ہوں جیسے طب کا موضوع بدنِ انسانی ہے۔

عوارض ذاتیہ : وہ عوارض جو ذات یا اسکے جز یا امرِ خارج کی وجہ سے معروض کے مساوی کو لاحق ہوں۔انکو عوارض ذاتیہ کہتے ہیں۔

عوارض خارجیہ : وہ عوارض جو معروض سے عام ہوں یا اخص ہوں یا مباین ہوں انکو عوارضِ خارجیہ کہتے ہیں۔

دلالت کی تعریف : کسی شیئ کا اس طرح ہونا کہ ایک شیئ کے علم سے دوسری شیئ کا علم لازم آئے۔ شیئ اول کو دال اور شیئ ثانی کو مدلول کہتے ہیں۔

دوال اربعہ : یہ چار ہیں ؛**خط** ؛ان نقوش کو کہتے ہیں جو لفظ پر دال ہوں جیسے کتاب میں الفاظ کے نقوش۔

عقد؛المفاصل للانام یعنی انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں۔

نصب؛سنگ میل کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو کلومیٹر وغیرہ پر دلات کریں راستے کی نشاندہی کیلے۔

اشارات تو ظاہر ہے۔

وضع کی تعریف : لفظ کو معنی کے مقابل لانے کو وضع کہتے ہیں۔

دلالت لفظیہ کی اقسام :

وضعیہ : وہ دلالت لفظیہ جو واضع کے وضع کی وجہ سے دلالت ہو۔ جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

طبعیہ : وہ دلالت لفظیہ جو طبیعت کے چاہنے پر دلالت کرے۔ جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر دلالت طبعیہ ہے۔

عقلیہ : وہ دلالت لفظیہ جو عقل کے چاہنے کی وجہ سے ہو اسکو دلالت عقلیہ کہتے ہیں۔ جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظ کی دلالت لافظ کے موجود ہونے پر دلالت عقلیہ ہے۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف : ایسا لفظ جس کے بولنے سے اس لفظ کا معنیٰ سمجھ میں آجاے اس کی وضع کا علم ہونے کی وجہ سے اسکو دلالت لفظیہ وضعیہ کہتے ہیں۔

(۱) مطابقی : لفظ کا بحسب الوضع اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرنا دلالت مطابقے کہلاتی ہے جیسے انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر۔

(۲) تضمنی : لفظ کا بحسب الوضع اپنے ایسے معنیٰ موضوع لہ پر دلالت کرنا جو اسمیں داخل (جز) ہے دلالت تضمنی کہلاتا ہے۔ جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا ناطق پر۔

(۳) دلالت التزامی : لفظ کا بحسب الوضع اپنے ایسے معنی موضوع لہ پر دلالت کرنا جو اس سے خارج (لازم) ہے۔ جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے اور صنعۃ کتابت پر۔

لزوم خارجی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ خارج میں معنی کے تحقق سے امر خارج کا خارج میں تحقق ہو جائے۔

لزوم ذھنی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ ذہن میں معنی کے تحقق سے امر خارج ذہن میں متحقق ہو جائے۔

مرکب کی تعریف: ایسا لفظ جسکے جز سے معنی مرادی پر دلالت کا قصد کیا جائے اسکو مرکب کہتے ہیں ۔ جیسے رامی الحجارۃ میں رامی کی دلالت پھینکنے والے پر اور حجارۃ کی دلالت جسم معین پر۔

مفرد کی تعریف: ایسا لفظ جس کے جز سے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جاے جیسے صرف حجارۃ۔

اداۃ: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ جیسے فی ولا

کلمہ: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھے اور اپنی ھیئت سے زمانہ معین پر بھی دلالت کرے۔

اسم: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اپنی ھیئت سے زمانہ معین پر دلالت نہ کرے۔ جیسے زید

عَلَم: وہ لفظ مفرد جس کا معنی معیّن ہو۔ جیسے زید۔

متواطی: وہ جس کے افراد ذہن و خارج میں مساوی ہوں۔ جیسے انسان۔

مشکّک : وہ اسم جو اپنے افراد میں سے بعض پر اول یا اقدم یا اشد کے ساتھ صادق تو اسکو مشکّک کہتے ہیں۔

مشترک : وہ اسم جس کے کثیر معنیٰ ہوں اور وہ اپنے افراد پر برابر برابر صادق آئے تو اسکو مشترک کہتے ہیں۔

منقول : وہ اسم جسکے کثیر معنیٰ ہوں اور پہلے ایک معنی کیلئے وضع ہو پھر دوسرے معنی کی طرف نقل کر دیا گیا ہو اسکو منقول کہتے ہیں۔

حقیقت : وہ اسم جو اپنے موضوع لہ میں استعمال ہو تو اس کو حقیقت کہتے ہیں۔

مجاز : وہ اسم جو غیر ماوضع لہ میں استعمال ہو تو اس کو مجاز کہتے ہیں۔

پھر منقول کی تین قسمیں ہیں (۱) اگر اس کو نقل کرنے والے اھلِ شرع ہوں تو منقول شرعی۔

(۲) اگر نقل کرنے والے عرف عام ہوں تو منقول عرفی۔

(۳) اگر نقل کرنے والے عرف خاص ہو تو منقول اصطلاحی۔

تشکیک کی صورتوں کی تعریف ومثالیں

(۱) تشکیک بالاولویۃ : وہ افراد کے اولیٰ ہونے یا نہ ہونے کا نام ہے۔ جیسے وجود کیونکہ واجب الوجود کا وجود ممکن کے وجود سے پہلے ہے اولیٰ ہے۔

(۲) تشکیک بالتقدم والتاخر : وہ یہ کہ اس لفظ کے معنیٰ کا حصول اس کلی کے بعض پر پہلے صادق بعض پر بعد میں۔ جیسے باپ کا وجود بیٹے سے پہلے بیٹے کا بعد میں۔

(۳) تشکیک بالشدۃ والضعف : وہ یہ ہے کہ بعض افراد میں اسکے معنیٰ کا حصول دوسرے بعض پر اشد ہو دوسرے بعض پر ضعیف ہو۔ جیسے ہاتھی کے دانت بھی سفید ہوتے ہیں اور برف بھی لیکن ہاتھی کے زیادہ (اشد) سفید ہوتے ہیں۔

ترادف کی تعریف : ایسے دو لفظ جو معنی میں موافق ہوں اسکو ترادف کہتے ہیں۔

تباین کی تعریف : ایسے دو لفظ جو معنی میں مختلف ہوں۔

مرکب تام کی تعریف : وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو۔

مرکب غیر تام : وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو۔

(۱) خبر و قضیہ : وہ مرکب جو صدق و کذب کا احتمال رکھے اسکو خبر و قضیہ کہتے ہیں۔

(۲) انشاء : جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو اسکو انشاء کہتے ہیں۔

مفھوم کی تعریف : جو شئے ذہن میں حاصل ہو۔

مفھوم کی اقسام :

(۱) کلی : وہ مفھوم جسکا نفسِ تصور شرکت سے مانع نہ ہو۔ جیسے انسان

(۲) جزی : وہ مفھوم جسکا نفسِ تصور شرکت سے مانع ہو۔ جیسے زید

ذاتی : ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیئت ہو یا اس میں داخل ہو۔

عرضی : ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیئت سے خارج ہو۔

نوع کی تعریف: وہ کلی جو ماھو کے جواب میں کثیر متفق بالحقائق پر یا واحد پر بولی جائے اس کو نوع کہتے ہیں۔

جنس کی تعریف: ایسی کلی جو مختلف بالحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جائے۔

(۱) جنس قریب: کسی ماہیئت کی جنس قریب وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیئت کے بعض مشارکات سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی (عین) جنس واقع ہو اور جب جمیع مشارکات فی الجنس سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں پھر بھی عین جنس واقع ہو تو اس کو جنس قریب کہتے ہیں۔

(۲) جنس بعید: کسی ماہیئت کی جنس بعید وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیئت کے بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع ہو لیکن جب ماہیئت کے بعض اور مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع نہ ہو بلکہ کوئی اور جنس واقع ہو اس واقع ہونے والی جنس کو جنس بعید کہتے ہیں۔

فصل کی تعریف: وہ کلی جس کو "ایّ شیئ ھو فی جوھرہ" کے جواب کسی شیئ پر محمول کیا جائے۔

(۱) فصل قریب: ایسی فصل جو نوع کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے اس کو فصل قریب کہتے ہیں۔

(۲) فصل بعید: ایسی فصل جو نوع کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے اس کو فصل بعید کہتے ہیں۔

عرض لازم: وہ عرض جس کا ماہیئت سے جدا ہونا ممتنع ہو اس کو عرض لازم کہتے ہیں۔

قطبی

عرض مفارق : وہ عرض جس کا ماہیئت سے جدا ہونا ممکن ہو اس کو عرض مفارق کہتے ہیں۔

لازم بین : لازم اور ملزوم کا تصور انکے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی ہو۔

لازم غیر بین : لازم اور ملزوم کا تصور ان کے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی نہ ہو بلکہ واسطہ کی حاجت ہو۔

سریع الزوال : وہ عرض جو جلد جدا ہو جائے۔ جیسے شرمندگی کی سرخی۔

بطیئ الزوال : دیر سے جدا ہونے والا عرض جیسے جوانی اور بڑھاپا۔

خاصہ کی تعریف : خاصہ وہ کلی ہے جو فقط ایک ہی حقیقۃ کے افراد پر بولی جائے قولی عرضی کے ساتھ۔

عرض عام کی تعریف : وہ کلی ہے جو حقیقت اور اس کے علاوہ کے افراد پر بولی جائے قول عرضی کے ساتھ۔

تمت التعریفات

و لما فرغ من التعریفات

و الآن نشرع فی المقصد

سوال نمبر (1) رسالہ شمسیہ کے مصنف کے حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب : نام : علی بن عمر کاتبی قزوینی شافعی ہے۔

کنیت ولقب : آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب نجم الدین ہے۔

ولادت : مصنف علیہ الرحمہ کی ولادت ماہِ رجب چھ سو ھجری میں ہوئی۔

وفات : مصنف علیہ الرحمہ کی وفات ماہ رجب چھ سو ستر ھجری میں ہوئی۔

تصانیف : مصنف علیہ الرحمہ کی کئی تصانیف ہیں جن میں سے ہم چند کے نام ذکر کرتے ہیں۔

(۱) الاعتراف بالحق (۲) اثبات واجب الوجود (۳) عین القواعد فی المنطق والحکمہ (۴) جامع الدقائق فی کشف الحقائق (۵) الرسالۃ الشمسیہ فی القوعد المنطقیہ۔

سوال نمبر (2) مصنفِ قطبی کے حالات بیان کریں؟

جواب : نام : مصنف قطبی کا نام محمد بن محمد ہے۔

کنیت ولقب : آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور آپ کا لقب قطب الرازی تحتانی تھا۔

تحتانی کہنے کی وجہ : مصنف علیہ الرحمہ کے ہم نام ان کے ساتھ اوپر والی بلڈنگ میں پڑھایا کرتے تھے اور مصنف علیہ الرحمہ نیچے والی بلڈنگ میں پڑھایا کرتے تھے تو لوگ امتیاز کیلئے مصنف علیہ الرحمہ کو تحتانی اور اُن کو فوقانی کہتے تھے۔

ولادت : مصنف علیہ الرحمہ کی ولادت ۶۹۴ ھجری میں ہوئی۔

وفات : مصنف علیہ الرحمہ چھ ذیقعدہ الحرام ۷۶۶ ھجری میں ہوئی۔

تصانیف : مصنف علیہ الرحمہ کی کئی تصانیف ہیں جس میں سے ہم چند ایک کے نام ذکر کرتے ہیں۔ اور منطق ‘فلسفہ ‘لغۃ ‘حدیث ان موضوعات پر بھی مصنف نے کلام کیا ہے۔

(۱) رسالۃ فی تحقیق الکلیات (۲) رسالۃ فی التصور والتصدیق (۳) شرح مفتاح العلوم للسکاکی (۴) شرح الکشاف الی سورۃ الانبیاء (۵) تحریر القواعد المنطقیہ فی شرح الرسالۃ الشمسیہ ؛المعروف {القطبی}۔

سوال : نمبر (3) رسالہ شمسیہ کے کتنے اور کون کون سے اجزاء ہیں نیز وجہ حصر بیان کریں؟

جواب : رسالہ شمسیہ کے تین اجزاء ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک مقدمہ اور تین مقالے اور ایک خاتمہ جن کی تفصیل یہ ہے۔

مقدمہ : اس میں دو بحثیں ہیں پہلی منطق کی تعریف و حاجت کے بیان میں اور دوسری منطق کے موضوع کے بارے میں ہے۔

تین مقالے : پہلا مفردات کے بیان میں ہے اور اس مقالے میں 4 فصلیں ہیں۔

قطبی

(۱) الفاظ مفردہ کے بارے میں (۲) معنی مفردہ کے بارے میں (۳) کلی و جزئی کے بارے میں (۴) تعریفات کے بیان میں۔

دوسرا مقالہ : قضایا اور اس کے احکامات کے بارے میں ہے

تیسرا مقالہ : قیاس کے بیان میں ہے۔

خاتمہ : اس میں دو بحثیں ہیں (۱) مواد اقیسہ کے بارے میں (۲) اجزاء علوم کے بارے میں۔

وجہ حصر : مصنف علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو پانچ اجزاء پر مرتب کیا جن کا منطق میں جاننا ضروری ہے۔ وجہ حصر یہ ہے کہ شروع فی العلم اس شئی پر موقوف ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو وہ مقدمہ اگر نہیں تو دو حال سے خالی نہیں ہوگا اس میں مفردات سے بحث ہوگی یا مرکبات سے اگر مفردات سے بحث ہو تو وہ مقالہ اُولیٰ اگر مرکبات سے ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہوگا وہ مرکبات مقصود بالذات ہوں گے یا غیر مقصود بالذات ہونگے اگر غیر مقصود بالذات ہونگے تو مقالہ ثانیہ اگر مقصود بالذات ہونگے تو دو حال سے خالی نہیں ہونگے کہ اس میں بحث من حیث الصورۃ ہوگی یا من حیث المادہ بصورت اول مقالہ ثالثہ بصورت ثانی خاتمہ۔

سوال نمبر (4) : شروع فی العلم تعریف، غایت، موضوع پر کیوں موقوف ہے؟

جواب : مقدمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مقدمہ العلم (۲) مقدمہ الکتاب۔ اور جس پر شروع فی العلم موقوف ہوگا وہ مقدمہ العلم ہوگا۔ اور یہاں مقدمہ العلم مراد ہے۔

شروع فی العلم کے تعریف پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس علم کا تصور نہ ہو تو اس کا طالب مجہول مطلق کو طلب کرنے والا ہو گا اور مجہول مطلق کو طلب کرنا محال ہے لہٰذا تعریف کا جاننا ضروری ہے۔

اور حاجت پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس علم کی غایت کا علم نہ ہو تو اس کا طلب کرنا عبث ہو گا۔

اور موضوع پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی علم اپنے موضوع کے ذریعے دوسرے علم سے ممتاز ہوتا ہے جیسا کہ فقہ اور اصول فقہ؛ فقہ کا موضوع افعال مکلفین سے بحث کرنا اور اصول فقہ کا موضوع ان مسائل سے بحث کرنا ہے جو ادلہ شرعیہ سے مستنبط ہوتے ہیں ۔ تو اس کے ذریعے فقہ اصول فقہ سے ممتاز ہو گیا۔ تو جب ان کے موضوع کا علم نہ ہو گا تو علوم خلط ملط ہو جائیں گے۔ تو لہٰذا موضوع کا جاننا ضروری ہے۔

سوال نمبر (5) : منطق کی تعریف اور حاجت کو ایک ہی بحث میں ذکر کیوں کیا اور حاجت الی المنطق بیان کریں۔؟

جواب : منطق کی تعریف و حاجت کو ایک بحث میں ذکر اس لئے کیا کہ بیان حاجت منطق کی تعریف کی معرفت کی طرف لے جاتا ہے۔

بیان حاجت الی المنطق : نئی چیزوں کو سیکھنے کیلئے معلوم اشیاء کو ترتیب دینا پڑے گا جب ترتیب دیں گے تو ہر ترتیب ہمیشہ درست ہو ایسا نہیں ہوتا کیونکہ عقلاء کی آراء کے اندر تعارض ہوتا ہے بلکہ ایک انسان ہی اپنی فکر کے مخالف ہوتا ہے اور دونوں فکریں درست نہیں ہو سکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم

آئے گا لہذا ہمیں حاجت پیش آئی ایک ایسے قانون کی جس کے ذریعے ہم معلومات سے مجھولات کو حاصل کرنے کے طریقوں کی معرفت حاصل کر سکیں اور افکار صحیحہ اور فاسدہ کا احاطہ کر سکیں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ نظری کو کس طریقے سے کسب کیا جاتا ہے اور کون سی فکر صحیح ہوتی ہے اور کون سی فاسد ہوتی ہے اور وہ قانون منطق ہے۔

سوال نمبر(6) : علم کی اقسام بمع تعریفات نیز مشہور تقسیم سے عدول کی وجہ تفصیلاً بیان کریں؟

جواب : علم کی دو قسمیں ہیں(۱) تصور فقط(۲) تصور مع الحکم۔

(۱) تصور فقط : محکوم علیہ ،محکوم بہ اور نسبت کا بغیر حکم تصور کرنا جیسے انسان کا تصور کرنا۔

(۲) تصور مع الحکم : محکوم علیہ ،محکوم بہ اور نسبت کا حکم کے ساتھ تصور کرنا۔جیسے قیام کے ساتھ انسان کا تصور کرنا۔

مصنف علیہ الرحمہ نے مشہور تقسیم سے عدول اس لئے کیا کہ تقسیم مشہور پر دو اعتراض ہوتے تھے۔

تقسیم مشہور پر پہلا اعتراض :

یہ تقسیم فاسد ہے کیونکہ دو خرابیوں میں سے ایک لازم ہے یا تو قسم الشئ قسیما لہ لازم آئے گا یا قسیم الشئ قسما منہ لازم آئے گا جو کہ درست نہیں وہ اس طرح کہ مشہور تقسیم میں جو لفظ تصدیق ہے اس میں دو احتمال ہیں اگر تصدیق سے مراد تصور مع الحکم ہے اور تصور مع الحکم فی الواقع تصور کی قسم ہے

قطبی

اور تقسیم مشہور میں تصور مع الحکم کو تصور کی قسیم بنایا گیا ہے۔ تو تصدیق کا تصور کی قسم اور تصور کی قسیم بننا لازم آئے گا تو قسم الشئی قسیما لہ کی خرابی لازم آئے گی۔

اگر تصدیق سے مراد صرف حکم ہو اور حکم تصور کی قسیم ہے اور تقسیم مشہور میں تصدیق (حکم) کو تصور کی قسم بنایا گیا ہے تو حکم تصور کی قسیم بھی بن رہا ہے اور تصور کی قسم بھی بن رہا ہے تو قسیم الشئی قسما منہ کی خرابی لازم آئے گی جو کہ جائز نہیں۔

تقسیم مشہور پر دوسرا اعتراض:

تصور میں دو احتمال ہیں (۱) تصور سے مراد مطلق حضور ذھنی (۲) مقید بعدم الحکم۔ اگر مطلق حضور ذھنی مراد لیں تو انقسام الشئی الی نفسہ وغیرہ کی خرابی لازم آتی ہے کیونکہ مقسم (علم) سے مراد بھی مطلق حضور ذھنی ہے اور قسم (تصور) سے مراد بھی مطلق حضور ذھنی ہے۔

اگر مقید بعدم الحکم مراد لیتے ہیں تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا وہ اس طرح کہ اس سے مراد مقید بعدم الحکم ہو اور جو تصدیق کے اندر تصور ہے وہ مع الحکم ہے اور حکم اور عدم حکم دونوں نقیضین ہیں۔

سوال نمبر (7): امام رازی علیہ الرحمہ اور حکماء کا تصدیق کے بارے میں اختلاف و فرق تفصیلًا بیان کریں؟

جواب:

امام رازی مؤقف:

امام رازی علیہ الرحمہ کے نزدیک تصدیق تصورات ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔

حکماء کا مؤقف :

حکماء کے نزدیک تصدیق حکم کو کہتے ہیں۔

دونوں مذاہب میں فرق : ان دونوں مذاہب میں تین طرح سے فرق ہے۔

(۱) حکماء کے نزدیک تصدیق بسیط ہے اور امام کے نزدیک مرکب ہے۔

(۲) حکماء کے نزدیک تصور طرفین تصدیق کیلئے شرط ہے اور تصدیق سے خارج ہے جبکہ امام کے نزدیک تصور طرفین تصدیق کا جزء ہے اور اس میں داخل ہے۔

(۳) حکماء کے نزدیک حکم عین تصدیق ہے جبکہ امام کے نزدیک اس کا جزء داخل ہے۔

سوال نمبر(8) : حکم کی تعریف تحریر کریں؟

جواب : حکم کی تعریف : ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا خواہ ایجابی ہو یا سلبی۔

سوال نمبر(9) : تصور و تصدیق کی اقسام بمع امثلہ تحریر کریں؟

جواب : تصور و تصدیق میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

تصور کی دو قسمیں ہیں۔(۱) بدیہی (۲) نظری

بدیہی کی تعریف : وہ ہوتا ہے جسکا حصول نظر و فکر سے نہ ہو۔ جیسے نار کا تصور۔

نظری کی تعریف: وہ ہے جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے جن کی حقیقت کا تصور۔

تصدیق کی دو قسمیں ہیں۔(۱) بدیہی (۲) نظری

بدیہی کی تعریف: جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف نہ ہو۔ جیسے نفی واثبات جمع نہیں ہو سکتے۔

نظری کی تعریف: وہ ہے جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے عالم حادث ہے۔

سوال نمبر (10): تمام تصورات و تصدیقات بدیہی یا نظری نہیں ہو سکتے ان دونوں کو دلیل سے مزین کریں؟

جواب: تمام تصورات و تصدیقات بدیہی نہیں ہیں اور نہ ہی تمام نظری ہیں کیونکہ اگر تمام کو بدیہی مانیں تو ہمارے لئے کوئی شئی مجھول نہ ہوگی اور اگر ہم تمام کو نظری مانیں تو دور و تسلسل لازم آئے گا جو کہ باطل ہیں۔ وہ اس طرح ایک شیئ کا حصول دوسری پر موقوف ہو دوسری کا تیسری پر تو یوں اگر چلتا رہے تو تسلسل اگر واپس آجئے تو دور لازم آئے گا کہ جیسے الف کا سمجھنا باء پر موقوف ہو اور باء کا سمجھنا الف پر موقوف ہو تو یہ دور ہے کیونکہ اس سے تحصیل حاسل کی خرابی لازم آتی ہے جو کہ باطل ہے لہٰذا دور بھی باطل ہوا۔ اگر بطریق تسلسل دیکھیں تو حصول علم موقوف ہوگا ما لا نہایہ کے استخضار پر اور مالا نھایہ کا استخضار محال ہے اور محال پر موقوف بھی محال ہوتا ہے لہٰذا تسلسل بھی محال ہوا۔

سوال نمبر (11): فکر کی تعریف کریں نیز اس کی وضاحت کرتے ہوئے علل اربعہ کی وضاحت کریں نیز ترتیب کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب : فکر کی تعریف: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ امر مجہول کا علم حاصل ہو جائے۔ جیسے عالم کے حدوث کی تصدیق کا ارادہ کریں تو ہم عالم اور حدوث کے درمیان متغیر کو بڑھا دیں گے پھر ہم حکم لگائیں گے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے تو ہمیں حدوث عالم کی تصدیق حاصل ہو گی۔

اور یہ تعریف علل اربعہ پر مشتمل ہے وہ اس طرح کہ لفظ ترتیب سے علۃ صوری کی طرف اشارہ ہے وہ ہئیت اجتماعیہ جو عقل کو تصورات و تصدیقات سے حاصل ہو۔ اور لفظ ترتیب سے علۃ فاعلیہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہر ترتیب کیلئے مرتب ہونا ضروری ہے۔ اور لفظ معلومہ سے علۃ مادیہ کی طرف اشارہ ہے اور للتادِی الی المجہول سے علۃ غائیہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس ترتیب سے غرض مجہول تک ذہن کو پہنچانا ہے۔

ترتیب کی تعریف: لغوی معنی ہر شئے کو اس کے مرتبے میں رکھنا اور اصطلاح میں متعدد اشیاء کو اس طرح بنا دینا کہ ان پر ایک ہی نام بولا جائے اور ایک دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان میں تقدم و تاخر ہو

سوال نمبر(12) : منطق کی تعریف بیان کریں نیز فوائد و قیود ذکر کریں؟

جواب :

منطق کی تعریف: ایسا قانونی آلہ جس کے ذریعے ذہن کو غلطی سے بچایا جائے۔

فوائد و قیودات :

اس کے فوائد و قیود یہ ہیں کہ لفظ آلہ یہ جنس کے بمنزلہ کے ہے کیونکہ اس میں تمام علوم عالیہ کے علاوہ تمام کے تمام آلات بننے والی چیزیں شامل ہو گئیں اور لیکن جب قانونیہ کہا تو کاریگروں کے آلات جزئیہ نکل جائیں گے اور تعصم مراعاتھا الذھن عن الخطاء فی الفکر سے وہ علوم قانونیہ نکل جائیں گے جنکی رعایت فکر میں بے راہ روی سے نہیں بچاتی جیسا کہ علوم عربیہ مثلاً صرف و نحو وغیرہ

تعریف کی وضاحت :

فآلۃ : یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جسکا لغوی معنی ہے۔ نشان لگانا اور اصطلاح میں اس کا معنی فاعل اور منفعل کے درمیان اس واسطہ کا نام ہے جو فاعل کا اثر منفعل تک پہنچائے۔

جیسا کہ آری بڑھئی کیلئے کہ وہ لکڑی اور نجار کے درمیان واسطہ ہے اس کے اثر کو پہنچانے کیلئے اور دوسری قید جو ہے (وصول اثرہ الیہ) وہ علۃ متوسط کو نکالنے کیلئے ہے جو واسطہ ہوتی ہے فاعل اور منفعل کے درمیان کیونکہ شئی کی علۃ کی علۃ اس شئے کیلئے علت ہوتی ہے۔ جیسے الف علۃ ہے باء کی باء ج کی تو الف ج کی بھی علۃ ہوا لیکن باء کے واسطے سے تو فرمایا کہ اگرچہ یہ علۃ ہے لیکن اثر پہنچانے میں علۃ نہیں کیونکہ وہاں (اثر پہنچانے میں) علۃ قریبہ کا اعتبار ہے اور یہ علۃ بعیدہ ہے لہٰذا یہ اثر پہنچانے میں علۃ نہیں ہو سکتی۔

والقانون : یہ وہ امر کلی ہے جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے تاکہ اس کے احکام کو جانا جائے۔ جیسا کہ نحاۃ کا قول ہے کہ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے اور منطق بھی قوۃ عاقلہ اور مطالب کسبیہ کے درمیان اکتساب میں واسطہ ہے اور منطق قانون ہے۔ کیونکہ اس کے تمام مسائل قوانین کلیہ ہیں جو کہ اس کے تمام جزئیات پر منطبق ہوتے ہیں۔

تعصم مراعاتھاالذھن عن الخطاء فی الفکر: اس میں کہا کہ منطق خود نہیں بچاتی بلکہ اس کی رعایت اس کو بچاتی ہے کیونکہ اگر منطق ہی اس کو بچائے تو منطقی کو کوئی خطاء لاحق نہ ہوتی حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ بعض اوقات اس آلہ کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے وہ خطاء کر جاتا ہے۔

سوال نمبر: (13)ماتن نے رسموہ کہااور حدہ نہ کہااس کی وجہ تفصیلاً قطبی کی روشنی میں تحریر کریں ؟

جواب:

ماتن نے اس تعریف کو رسم اس لیئے کہا کہ منطق کا آلہ ہونااس کے عوارضات میں سے ایک عارض ہے اور عورض ذات سے خارج ہوتے ہیں نیز یہ تعریف غایت کے ساتھ تعریف ہے اور شئے کی غایت شئے سے خارج ہوتی ہے خارج سے تعریف کرنا رسم کہلاتا ہے اس وجہ سے انہوں نے رسم کہا۔

سوال نمبر(14) : کیا علم منطق تمام کا تمام بدیہی ہے یا کسبی اس مسئلہ کو دلیل سے مزین کریں ؟

جواب:

ماتن نے منطق کی طرف حاجت کو بیان کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ منطق کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ منطق بدیہی ہے دلیل یہ ہے کہ اگر منطق بدیہی نہ ہو تو کسبی ہوگی تو کسبی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے قانون کی طرف محتاجگی ہوگی اور وہ بھی دوسرے پر محتاج ہوگا تو یوں دور و تسلسل لازم آئے گا اور یہ محال ہیں لہذا تمام منطق بدیہی ہے۔

اعتراض کا جواب : منطق کے جمیع اجزاء نہ تو بدیہی ہیں اور نہ ہی نظری ورنہ اسکے تعلم سے بے پرواہی ہوتی اور نہ ہی کسبی ہے ورنہ دور و تسلسل لازم آتا جیسا کہ معترض نے ذکر کیا بلکہ بعض بدیہی ہے جیسے شکل اول اور بعض نظری جیسے باقی اشکال اور بعض کسبی وہ بدیہی سے مستفاد ہوتے ہیں۔

سوال نمبر(15) موضوع کسے کہتے ہیں نیز عوارض کی تعریف واقسام کتاب کی روشنی میں تحریر کریں نیز منطق کا موضوع کیا ہے؟

جواب؛

موضوع کی تعریف : ہر علم کا موضوع وہ ہے جس میں اس کے عوارضِ ذاتیہ بحث کی جائے.برابر ہے کہ وہ اسکی ذات یا اسکے جز یا امرِ خارج کی وجہ سے اس کے مساوی کو عارض ہوں جیسے طب کا موضوع بدنِ انسانی ہے۔

عوارض : عوارض کی چھ قسمیں ہیں : تین ذاتی تین خارجی۔

عوارض ذاتیہ : وہ عوارض جو ذات کو یا اسکے جز کو یا امرِ خارج کی وجہ سے معروض کے مساوی کو لاحق

ہوں۔ان کو عوارض ذاتیہ کہتے ہیں۔

عوارض خارجیہ : وہ عوارض جو معروض سے عام ہوں یا اخص ہوں یا مباین ہوں انکو عوارضِ خارجیہ کہتے ہیں۔

منطق کا موضوع :

منطق کا موضوع معلومات تصوری و تصدیقی ہے کیونکہ منطقی وہ تصور و تصدیق سے ہی بحث کرتا ہے اس حیثیت سے کہ وہ مجہول تصوری و تصدیقی تک پہنچاتے ہیں۔

سوال نمبر(16) قولِ شارح و حجت کسے کہتے ہیں نیز انکی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

قول شارح: موصل الی التصور کو کہتے ہیں۔اس کو قول اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ اکثر طور پر مرکب ہوتا ہے اور قول مرکب کے مترادف ہوتا ہے اور شارح اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ اشیاء کی ماہیئت کی وضاحت کرتا ہے۔

حجت: موصل الی التصدیق کو حجۃ کہتے ہیں۔ حجت اس لیئے کہتے ہیں کہ جو شخص بھی اپنے مطلوب پر اس کے ذریعے استدلال کرے گا وہ مدمقابل پر غالب آجائے گا۔

سوال نمبر(17) : موصل الی التصور کو موصل الی التصدیق پر مقدم کیوں کیا دلیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ موصل الی التصور تصورات ہیں اور موصل الی التصدیق تصدیقات ہیں اور تصور طبعاً تصدیق پر مقدم ہے تو اس وجہ سے موصل الی التصور کو مقدم کیا تاکہ وضع طبع کے مطابق ہو جائے۔

سوال نمبر(18) : لان کل تصدیق لا بد فیہ من تصور المحکوم علیہ "اس عبارت سے ماتن نے کون سے دو فائدوں پر تنبیہ کی ہے؟

جواب: اس عبارت سے ماتن نے جن دو فائدوں پر تنبیہ کی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) : تصدیق کیلئے محکوم علیہ کا ہونا ضروری ہے آگے عام ہے کہ چاہے وہ ذات کے ساتھ ہو یا امر صادق علیہ کے اعتبار سے ہو۔یعنی کسی بھی طریقے سے اس کا علم ہو اس سے **حقیقت کا علم** مراد نہیں ہے کیونکہ اکثر چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم حکم تو لگاتے ہیں لیکن ہم حقیقت کو نہیں جانتے۔جیسے رب تعالیٰ کیلئے سمیع اور بصیر ہونا۔لہٰذا اس عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ محکوم علیہ کا کسی بھی طریقے سے علم ہو نہ کہ صرف حقیقت مراد ہے۔

(۲) : من تصور الحکم لامتنع ممن جھل احدھٰذہ الامور مصنف نے کہا کہ لفظ حکم دو معنوں میں مشترک ہے ایک وقوع نسبت اور ایک لا وقوع نسبت' دوسرا معنی ایقاع نسبت اور انتزاع نسبت تو کہا کہ یہاں پہلے حکم سے مراد وقوع وعدم وقوع مراد ہے اور دوسرے حکم سے مراد ایقاع وانتزاع ہے۔

سوال نمبر(19) پہلا مقالہ کس بارے میں ہے اور اس میں کتنی فصلیں ہیں نیز منطقی لفظ ودلالت سے بحث کیوں کرتے ہیں؟

جواب: پہلا مقالہ مفردات کے بیان میں ہے اور اسمیں چار فصلیں ہیں (۱) الفاظ کے بیان میں ہے (۲) معنی مفردہ کے بیان میں ہے (۳) کلی وجزی کے بارے میں ہے (۴) تعریفات کے بیان میں۔

منطقی بحیثیت منطقی ہونے کے الفاظ سے بحث نہیں کرتے وہ موصل الی التصور سے بحث کرتے ہیں اور جو جنس وفصل سے بحث کرتے ہیں وہ بھی الفاظ نہیں ہوتے بلکہ ان کے معنی ہوتے ہیں اسی طرح وہ موصل الی التصدیق سے بحث کرتے ہیں جو کہ قضایا کے مفہومات ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ لیکن منطقی لفظ سے صرف بحث اس لیے کرتے ہیں کہ معانی کا افادہ واستفادہ چونکہ لفظ سے ہوتا ہے

اس لیے لفظ سے بحث کرتے ہیں تو یہ نظر (لفظ سے بحث کرنا) مقصود بالعرض ہے اور مقصد ثانی ہے۔اور دلالت سے بحث اس لیے کرتے ہیں کہ الفاظ معانی پر دال ہوتے ہیں اور اسی لیئے ہی دلالت کی بحث کو مقدّم کیا۔

سوال نمبر(20) دلالت کی تعریف واقسام قطبی کی روشنی میں نیز وضع کی تعریف تحریر کریں؟

جواب :

دلالت کی تعریف : کسی شئے کا اس طرح ہونا کہ ایک شئے کے علم سے دوسری شئے کا علم لازم آئے۔ شئے اول کو دال اور شئے ثانی کو مدلول کہتے ہیں۔

اگر دال لفظ ہو تو دلالت لفظیہ ورنہ غیرِ لفظیہ جیسے خط وعقد ونصب واشارات۔

دوال اربعہ : یہ چار ہیں ؛**خط** ؛ان نقوش کو کہتے ہیں جو لفظ پر دال ہوں جیسے کتاب میں الفاظ کے نقوش۔

؛**عقد**؛المفاصل للانام یعنی انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں۔

؛**نصب**؛سنگ میل کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو کلومیٹر وغیرہ پر دلات کریں راستے کی نشاندہی کیلیے۔

اشارات تو ظاہر ہے۔

وضع کی تعریف : لفظ کو معنی کے مقابل لانے کو وضع کہتے ہیں۔

دلالت لفظیہ کی اقسام :

قطبی

وضعیہ : **وہ دلالت لفظیہ جو** واضع کی وضع کی وجہ سے ہو۔ جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

طبعیہ : وہ دلالت **لفظیہ** جو طبیعت کے چاہنے پر دلالت کرے۔ جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر دلالت طبعیہ ہے۔

عقلیہ : وہ دلالت **لفظیہ** جو عقل کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے۔ جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظ کی دلالت لافظ کے موجود ہونے پر دلالت عقلیہ ہے۔

سوال نمبر(21) منطقی کا مقصود کون سی دلالت ہے اور دلالت وضعیہ کی تعریف نیز اس کی اقسام کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب :

منطقی کا مقصود دلالت لفظیہ وضعیہ ہے کیونکہ غیر لفظ سے منطقی بحث نہیں کرتے اور طبعیہ اور عقلیہ لفظ تو ہیں لیکن انسانوں کی طبیعتیں اور عقل مختلف ہوتی ہیں اسلیئے ان سے بحث نہیں کرتے۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف : ایسا لفظ جس کے بولنے سے اس لفظ کا معنی سمجھ میں آجائے اس کی وضع کا علم ہونے کی وجہ سے اس کو دلالت لفظیہ وضعیہ کہتے ہیں۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام :

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین اقسام ہیں مطابقی، تضمنی، التزامی

مطابقی : وہ دلالت لفظیہ وضعیہ جو بحسب الوضع اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے۔ جیسے انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر۔

تضمنی : وہ لفظ جو بحسب الوضع اپنے ایسے معنٰی موضوع لہ پر دلالت کرے جو اسمیں داخل (جز) ہو۔ جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا ناطق پر۔

دلالت التزامی : وہ لفظ جو بحسب الوضع اپنے ایسے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جو اس سے خارج (لازم) ہو۔ جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے اور صنعۃ کتابت پر۔

سوال نمبر (22) دلالت مطابقے، تضمی، التزامی کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب :

مطابقے کی وجہ تسمیہ :

مطابقے کا معنی موافق ہونے کے ہیں اور یہ اپنے موضوع لہ کے تمام اجزاء پر موافق صادق آتا ہے اس لیئے اسکو مطابقے کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے (جب ایک جوتا دوسرے موافق ہو جاے) طابق النعل باالنعل۔

تضمنی کی وجہ تسمیہ : یہ اپنے معنی موضوع لہ کے ایسے جز پر دلالت کرتا ہے جو اس میں داخل ہوتا ہے اس لیئے اسکو تضمنی کہتے ہیں۔

التزامی کی وجہ تسمیہ : کیونکہ لفظ ہر امر خارج پر دلالت نہیں کرتا بلکہ جو اس کو لازم ہوتا ہے اس پر دلالت کرتا ہے اس لیئے اس کو التزامی کہتے ہیں۔

سول نمبر (23) مطابقے، تضمنی، التزامی مں توسطِ وضع کی قید کیوں لگائی مختصراً وضاحت کریں؟

جواب :

قطبی

توسط وضع کی قید اسلیئے لگائی کہ اگر قید نہ لگاتے تو لفظ کے کل وجز میں مشترک ہونے کی وجہ سے بعض تعریفیں بعض سے ٹوٹ جاتیں۔

فائدہ:

وہ اس طرح کہ جیسے لفظ امکان ہے یہ کل (خاص) کیلئے بھی اور جز (عام) کیلئے موضوع ہے اسی طرح جب لفظ مشترک ہو لازم وملزوم کے درمیان جیسے لفظ شمس یہ جرم (ملزوم) کیلئے بھی موضوع ہے اور یہ ضوء (لازم) کیلئے بھی موضوع ہے تو یوں چار تصور متحقق ہوئے کہ امکان بول کر امکان عام مراد ہو یا امکان خاص اور شمس بول کر جرم مراد ہو یا ضوء مراد ہو۔

ہم نے کہا اگر قید نہ لگاتے تو مطابقے کی تعریف تضمنی والتزامی سے ٹوٹ جاتی ہے وہ اسطرح کہ جب لفظ امکان بول کر اگر امکان خاص مراد لیں تو یہ دلالت ہے لیکن یہ عام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ امکان اس کے لئے بھی موضوع ہے تو اس پر بھی مطابقے کی تعریف صادق آئے گی تو مطابقے تعریف غیر کے دخول سے مانع نہیں ہو گی جب ہم قید لگادیں گے تو تضمنی اس سے خارج ہو جاے گی کیونکہ اس صورت میں لفظ امکان کی دلالت امکان عام پر اس واسطے سے نہیں ہو گی کہ وہ اس کے لیئے موضوع ہے بلکہ ایک جز پر دلالت کی طرح ہو گی جو کہ مطابقے کے تحت داخل ہو گا

التزامی سے اس طرح ٹوٹے گی کہ جیسے لفظ شمس کی دلالت جرم پر مطابقے ہو گی اور ضوء پر التزامی ہے جبکہ اس پر بھی مطابقے کی تعریف صادق آے گی کیونکہ وہ (شمس) اس کے لے بھی موضوع ہے تو جب ہم نے قید لگادی تو التزامی مطابقے کی تعریف سے خارج ہو جائے گی کیونکہ اس وقت وہ اس واسطے کے ساتھ نہیں ہو گی کہ اس کیلئے موضوع ہے بلکہ وہ مطابقے کے تحت داخل ہو گی کیونکہ اگر

ہم موضوع لہ کا ضوء کیلئے انتفاء مان لیں تب بھی لفظ شمس کی دلالت ضوء پر ہوتی ہے ۔لہٰذا ان وجوھات کی بناء پر ہم نے توسط وضع کی قید لگائی۔

سوال نمبر(24) دلالت التزامی میں لزوم سے کیا مراد ہے نیز کونسا لزوم ضروری ہے مع دلیل بیان کریں؟

جواب:

دلالت التزامی میں لزوم سے مراد لزوم ذھنی ہے اور لزوم ذھنی ہی شرط ہے۔

لزوم کی دو قسمیں ہیں؛لزوم ذھنی ،لزوم خارجی

لزوم خارجی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ خارج میں معنی کے تحقق سے امر خارج کا خارج میں تحقق ہو جائے۔

لزوم ذھنی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ ذہن میں معنی کے تحقق سے امر خارج ذہن میں متحقق ہو جائے۔

دلالت التزامی میں لزوم ذھنی شرط ہے نہ کہ لزوم خارجی کیونکہ اگر لزوم خارجی شرط ہوتا تو دلالت التزامی اسکے بغیر متحقق نہ ہوتی جبکہ ایسا نہیں ہوتا تو لازم باطل ہوا تو ملزوم بھی باطل ہوا۔

سوال نمبر(25) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام کے مابین نسبت بیان کریں نیز وجہ نسبت بھی بیان کریں؟

جواب : مصنف نے کہا کہ مطابقے تضمنی کو مستلزم نہیں ہے اور التزامی کو مستلزم ہونا غیر متیقن ہے کیونکہ لازم ذھنی کے وجود کا ہر ماہیئت کیلئے ہونا کہ اسکے تصور سے اسکے لازم کا تصور آئے یہ غیر معلوم ہے تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ التزامی تضمنی کو مستلزم نہیں ہے بہر حال وہ دونوں (تضمنی والتزامی) مطابقے کے بغیر نہیں پائی جاسکتی کیونکہ یہ دونوں اس کے تابع ہیں اور تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا جاتا۔

سوال نمبر (26) مرکب ومفرد کی تعریف بیان کریں نیز مفرد کی چار صورتیں بھی مع امثلہ بیان کریں ؟

جواب :

مرکب کی تعریف : ایسا لفظ جسکے جز سے معنی مرادی پر دلالت کا قصد کیا جائے اسکو مرکب کہتے ہیں ۔ جیسے رامی الحجارۃ میں رامی کی دلالت پھینکنے والے پر اور حجارۃ کی دلالت جسم معین پر۔

مفرد کی تعریف : ایسا لفظ جس کے جز سے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے جیسے صرف حجارۃ۔

مفرد کی صورتیں :

(۱) لفظ کا جز نہ ہو۔ جیسے ھمزہ استفھام (۲) لفظ کا جز ہو لیکن معنی کے جز پر دلالت نہ ہو۔ جیسے زید

(۳)

لفظ کا جز ہو معنی کے جز پر دلالت بھی کرے لیکن معنی مرادی کا جز نہ ہو۔ جیسے عبداللہ جب یہ علم ہو

۔(۴) لفظ کا جز ہو معنی کا جز بھی ہو اور وہ دلالت بھی کرے لیکن وہ دلالت مقصود نہ ہو۔ جیسے حیوان ناطق جب یہ علم ہو۔

سوال نمبر (27) مرکب کو مفرد پر مقدم کرنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب : سوال ہوا کہ آپ نے مرکب کو مفرد پر مقدم کر دیا حالانکہ مفرد طبعا مقدم ہوتا ہے تو ہم نے کہا کہ مفرد و مرکب دو اعتبار ہیں (۱) بحسب الذات اس سے مراد یہ کہ جس پر مفرد صادق آئے (۲) بحسب المفھوم لفظ کو جس کے مقابلے میں وضع کیا گیا ہو۔ جیسے کاتب اسکا مفھوم وہ شئے ہے جس کے لئے کتابت ہو اور وہ ذات ہے جس پر کاتب صادق آئے افراد انسان میں سے۔ جو مفرد مرکب پر طبعا مقدم ہے وہ اگر بحسب ذات ہو تو یہ بات مسلم ہے اور جو ہم نے تاخیر کی ہے وہ تعریف میں کی ہے جو کہ بحسب ذات نہیں ہوتی بلکہ بحسب مفھوم ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد بحسب مفھوم لیں تو یہ ممنوع ہے کیونکہ مرکب میں جو قیودات ہیں وہ وجودی ہیں اور مفرد میں جو قیودات ہیں وہ عدمی ہیں اور تصور میں وجودی عدمی پر سابق ہوتی ہے تو اسی وجہ سے تعریف میں مفرد کو مؤخر کیا اور احکام واقسام میں مقدم کیا کیونکہ وہ بحسب ذات ہوتی ہیں۔

سوال نمبر (28) مقسم میں لفظ کی اقسام بیان کرتے ہوئے دلالت مطابقے کا اعتبار کیوں کیا؟

جواب : مقسم میں دلالت مطابقے کا اعتبار کرنے میں انھوں نے دو وجہ بیان کی ہیں ایک مصنف نے اور ایک شارح نے ماتن کہتے ہیں کہا افراد و ترکیب میں لفظ کے معنی کے جز پر دلالت کرنے اور نہ کرنے میں دلالت مطابقے معتبر ہے کیونکہ اگر التزامی یا تضمنی کا اعتبار کریں تو ایسا مرکب لفظ جو دو لفظوں سے مرکب ہو دو بسیط معنی کیلئے تو ایسے اس لفظ کا مفرد ہونا لازم آئے گا کیونکہ اسکا کوئی جز ہی

نہیں ہوتا اور یہ بھی لازم آئے گا کہ ایسا لفظ جو دو لفظوں سے مرکب ہو اس معنی کیلئے جس کا لازم ذھنی بسیط ہو اسکا مفرد ہونا لازم آئے گا۔

سوال نمبر (29) لفظ مفرد کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں نیز ہر ایک کی تعریف مع امثلہ وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب:

لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں

(ا) **اداۃ**: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ جیسے فی ولا۔ اس کو اداۃ اس لیئے کہتے ہیں کہ اداۃ کا معنی آلہ ہے اور یہ بعض الفاظ کو بعض کے ساتھ ملانے کے لئے آلہ بنتا ہے اس لیئے اس کو اداۃ کہتے ہیں۔

(۲) **کلمہ**: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھے اور اپنی ھیئت سے زمانہ معین پر بھی دلالت کرے۔ اس کو کلمہ اس لیئے کہتے ہیں یہ کلم سے مشتق ہے جس کا معنی ہے زخمی کرنا اور جب کلمہ زمانہ پر دال ہوتا ہے اور زمانہ متجدد ہوتا ہے تو گویا کہ یہ اپنے معنی کے تغیر سے دل کو زخمی کر دیتا ہے۔

(۳) **اسم**: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اپنی ھیئت سے زمانہ معین پر دلالت نہ کرے۔ جیسے زید۔ اس کو اسم اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ سمُوٌ سے مشتق ہے جسکا معنی ہے بلندی اور یہ الفاظ کی تمام انواع پر بلند ہوتا ہے۔

سوال نمبر (30) کلمہ کی تعریف میں ھیئۃ وصیغہ کی قید کیوں لگائی بیان کریں؟

جواب :

مصنف نے کلمہ کی تعریف میں ھیئت وصیغہ کی قید اس لیئے لگائی تا کہ وہ الفاظ نکل جائیں جو زمانے پر دلالت تو کرتے ہیں لیکن اصل ومادہ کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جیسے صبوح، امسِ وغیرہ یہ اپنے مادہ کی وجہ سے دلالت کرتے ہیں نہ کہ ھیئت وصیغہ کی وجہ سے جبکہ کلمات ھیئت وصیغہ کی وجہ دلالت کرتے ہیں۔

سوال نمبر (31) اسم کی کتنے اعتبار سے تقسیم ہے نیز ہر ایک کی تعریف مع امثلہ، وجہ تسمیہ تفصیلا تحریر کریں؟

جواب : اسم کی اولاً دو قسمیں ہیں (۱) اسم کا ایک معنی ہوگا (۲) اسم کے کئی معانی ہونگے۔ پھر اول کی تین قسمیں ہیں علم، متواطی، مشکّک

(۱) علم : وہ جسکا معنی معیّن ہو۔ جیسے زید۔ اس کو علم کہنے کی وجہ یہ کہ اسکے معنی معین کے ہے اور جس کو ایک معنی کیلیئے معین کر دیا گیا ہو تو وہ کثیر پر صادق نہیں آسکتا۔

(۲) متواطی : وہ جسکے افراد ذہن وخارج میں مساوی ہوں۔ جیسے انسان اس کو متواطی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تواطؤ سے مشتق ہے جسکا معنی ہے برابر اور یہ اپنے افراد پر برابر صادق آتا ہے۔

(۳) مشکّک : وہ اسم جو اپنے افراد میں سے بعض پر اول یا اقدم یا اشد کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے واجب الوجود کا وجود ممکن کے مقابلے میں۔ اس کو مشکّک کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکا معنی ہے شک

کرنے والا کیونکہ جب کوئی اسم کسی پر اولیٰ صادق آئے گا اور کس پر اشد تو بندہ شک کرنے والا ہو جائے گا اس شک کی وجہ سے اسکو مشکک کہتے ہیں۔

(۲) اسم کے کثیر معنی ہوں : اسکی چار قسمیں ہیں۔ مشترک، منقول، حقیقت، مجاز

(۴) مشترک : وہ اسم جسکے کثیر معنیٰ ہوں اور وہ اپنے افراد پر برابر برابر صادق آئے تو اسکو مشترک کہتے ہیں۔

(۵) منقول : وہ اسم جس کے کثیر معنیٰ ہوں اور پہلے ایک معنی کیلئے وضع ہو پھر دوسرے معنی کی طرف نقل کر دیا گیا ہو۔

(۶) حقیقت : وہ اسم جو اپنے موضوع لہ میں استعمال ہو۔

(۷) مجاز : وہ اسم جو غیر ماوضع لہ میں استعمال ہو۔

پھر منقول کی تین قسمیں ہیں (۱) اگر اسکو نقل کرنے والے اھلِ شرع ہوں تو منقول شرعی۔

(۲) اگر نقل کرنے والے عرف عام ہوں تو منقول عرفی۔

(۳) اگر نقل کرنے والے عرف خاص ہوں تو منقول اصطلاحی۔

سوال نمبر (32) والتشکیک علیٰ ثلاثۃ اوجہ کی وضاحت کریں نیز انکی مثالیں بھی ذکر کریں؟

جواب : تشکیک کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) تشکیک بالاولویۃ : وہ افراد کے اولیٰ ہونے یانہ ہونے کا نام ہے۔ جیسے وجود کیونکہ واجب الوجود کا وجود ممکن کے وجود سے پہلے ہے اولیٰ ہے۔

(۲) تشکیک بالتقدم والتاخر : وہ یہ ہے کہ اس لفظ کے معنیٰ کا حصول اس کلی کے بعض پر پہلے صادق بعض پر بعد میں۔ جیسے باپ کا وجود بیٹے سے پہلے بیٹے کا بعد میں۔

(۳) تشکیک بالشدۃ والضعف : وہ یہ ہے کہ بعض افراد میں اسکے معنیٰ کا حصول دوسرے بعض پر اشد ہو دوسرے بعض پر ضعیف ہو۔ جیسے ہاتھی کے دانت بھی سفید ہوتے ہیں اور برف بھی لیکن ہاتھی کے زیادہ (اشد) سفید ہوتے ہیں۔

سوال نمبر (33) ترادف وتباین کی تعریف مع مثال' وجہ تسمیہ نیز تساوی وترادف میں فرق بیان کریں؟

جواب : ہر لفظ کی دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے دو چیزیں ہونگی یا ترادف ہوگا یا تباین۔

ترادف کی تعریف : ایسے دو لفظ جو معنی میں موافق ہوں اسکو ترادف کہتے ہیں۔اس کو ترادف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ترادف ردیف سے ہے جس کا معنی پیچھے کے ہیں اور جب دو لفظوں کے معنی موافق ہوتے ہیں تو گویا ایک کے پیچھے دوسرا ہوتا ہے اس لیئے اس کو ترادف کہتے ہیں۔

تباین کی تعریف : ایسے دو لفظ جو معنی میں مختلف ہوں۔ اس کو تباین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ تباین کے معنی جدائی کے ہیں چونکہ جب دو لفظوں کے معنی مختلف ہونگے تو گویا ان میں جدائی ہوگی اس لیئے اس کو تباین کہتے ہیں۔

تساوی وتباین میں فرق :

اتحاد فی المفھوم کو ترادف کہتے ہیں اور اتحاد فی المصداق کو تساوی کہتے ہیں۔

سوال نمبر (34) مرکب کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب :

اولاً مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

مرکب تام : وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو۔ جیسے زید قائم

مرکب غیر تام : وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو اور اسکو مرکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔ غلام زید

پھر مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خبر وقضیہ : وہ مرکب جو صدق وکذب کا احتمال رکھے۔ جیسے زید قاعد

(۲) انشاء : جو صدق وکذب کا احتمال نہ رکھتا ہو۔ اضرِبْ

پھر انشاء کی دو قسمیں ہیں (ا) وہ انشاء جو طلب فعل پر دلالت کرے۔ (۲) وہ انشاء جو طلب فعل پر دلالت نہ کرے اس انشاء کو تنبیہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں تمنی ترجی، عقد، دعا، ندا وغیرہ داخل ہیں۔

سوال نمبر (35) مفھوم اور اسکی اقسام کی تعریف کریں؟

جواب :

مفھوم کی تعریف : جو چیز ذہن میں حاصل ہو اسکو مفھوم کہتے ہیں۔

مفھوم کی دو قسمیں ہیں؛

(۱) کلی : وہ مفھوم جسکا نفسِ تصور شرکت سے مانع نہ ہو۔ جیسے انسان

(۲) جزی : وہ مفھوم جسکا نفسِ تصور شرکت سے مانع ہو۔ جیسے زید

سوال نمبر (36) کلی وجزی کی تعریف میں نفسِ تصور کے قید کی وجہ بیان کریں نیز کلی وجزی کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب : کلی وجزی کی تعریف میں نفس تصور کے قید کی وجہ یہ ہے کہ اگر نفس تصور کی قید نہ لگائیں تو کلی کی تعریف جامع نہ ہو گی کیونکہ اس سے کلیات فرضیہ خارج ہو جائیں گی اور جزی کی تعریف میں داخل ہو جائیں گی وہ اسطرح کہ جیسے واجب الوجود اگر خارج کی طرف دیکھیں تو شرکت ممتنع ہے لیکن محض تصور کی طرف دیکھیں تو شرکت ممتنع نھیں ہے تو اسلیئے نفس تصور کی قید لگائی۔

کلی وجزی کی وجہ تسمیہ :

کلی جزی کا جز ہوتا ہے جیسے انسان حیوانِ ناطق کو کہتے ہیں اور زید انسان اور شخص معین کا مجموعہ ہے تو انسان (کلی) زید (جزی) کا جز ہے تو لہٰذا کلی جزی کا جز ہوا اور جزی کل ہو گیا اور شیئے کا کلی ہونا جزئیات کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہوتا ہے تو اس لیئے جو شیز کل کی طرف منسوب ہو وہ کلی ہوتی ہے۔

اسی طرح جزی یہ کل کا جز ہوتا ہے اور کسی شیئے کا جزی ہونا کلی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہوتا ہے تو جو شیئے جز کی طرف منسوب ہو وہ جزی ہوتی ہے۔

سوال نمبر (37) منطقی جزئیات سے بحث کیوں نہیں کرتے نیز ذاتی و عرضی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کونسی کلیات ذاتی ہیں اور کون سی عرضی ہیں؟

جواب:

فائدہ: علوم میں جزئیات سے بحث نہیں ہوتی انکے تبدیل ہونے کی وجہ سے اور ایک جگہ جمع نہ ہونے کی وجہ سے۔

منطقی اس لیئے نہیں کرتے کہ انکی غرض معلومات تصوریہ سے مجہولات تصوریہ کے ترتیب کی کیفیت کی معرفۃ ہوتی ہے اور وہ جزئیات سے حاصل نہیں ہوتی لٰہذا وہ جزئیات سے بحث نہیں کرتے۔

ذاتی: ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیئت ہو یا اس میں داخل ہو۔

عرضی: ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیئات سے خارج ہو۔

اور ذاتی میں جنس، نوع، فصل داخل ہیں اور عرضی میں خاصہ و عرضِ عام داخل ہیں۔

سوال نمبر (38) صاحب رسالہ شمسیہ کے مصنف نے نوع کی تعریف کیا کی ہے نیز قیود و فیودات بیان کریں؟

جواب: وہ کلی جو ماھو کے جواب میں کثیر متفق بالحقائق پر یا واحد پر بولی جائے اسکو نوع کہتے ہیں۔

قطبی

قیود و فوائد: لفظ کلی جنس ہے اور ؛مقول علی واحد؛ یہ اسلیئے تا کہ اسمیں متعدد الاشخاص داخل ہو جائے اور ؛متفقین بالحقائق؛ جنس کو نکالنے کیلیئے کیونکہ وہ ؛مختلف بالحقائق؛پر بولی جاتی ہے اور ؛فی جوابِ ماہیو؛یہ بقیہ تین (فصل ٗ خاصہ ٗ عرض عام) کو نکالنے کیلیئے کیونکہ وہ ماہیو کے جواب نہیں بولی جاتی۔

سوال نمبر(39) نوع کی تعریف پر شارح کااعتراض اور انکے نزدیک صحیح تعریف کیا ہے بیان کریں؟

جواب: جو ماتن نے تعریف کی ہے اسمیں دو امروں میں سے ایک لازم آتا ہے (ا) تعریف کا امر زائد پر مشتمل ہونا لازم آئے گا (۲) تعریف کا جامع نہ ہونا لازم آئے گا۔وہ اسطرح کہ اگر ہم کثرین سے مراد عام لیتے (جو ذہن و خارج میں ہو) تو ؛علیٰ واحد؛ لغو ہو گا کیونکہ وہ نوع جو غیر متعدد الاشخاص ہے وہ تو صرف خارج میں ہے جبکہ ذہن میں تو اس پر کثیرین صادق آرہا ہے۔اور ہم کثیر سے مراد موجود فی الخارج لیں تو وہ کلی جنکا خارج میں کوئی فرد نہیں وہ کلی کی تعریف سے خارج ہو جائیں گی کیونکہ کلی کی وہ تعریف جو آپ نے کی ہے ان پر صادق نہیں آئے گی لہٰذا جامع نہیں ہو گی۔

شارح کے نزدیک درست تعریف : شارح نے کہا کہ ماتن کی تعریف سے لفظ کلی اور علیٰ واحد نکال دیں تو باقی رہے گا کہ نوع وہ ہے جو ماہیو کے جواب میں متفق بالحقائق پر بولی جائے۔

سوال نمبر(40) جنس کی تعریف و فوائد و قیودات ذکر کریں نیز تمام مشترک کی وضاحت مثال سے فرمائیں؟

جواب : جنس کی تعریف : ایسی کلی جو مختلف بالحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جائے۔

فوائد وقیودات :

شارح نے کہا کہ لفظ کلی مستدرک ہے کیونکہ اس سے المقول علیٰ کثیرین بے نیاز کردے گا اور المقول علیٰ کثیرین یہ کلیات خمسہ کیلئے جنس ہے اور جزئیات کیلئے فصل ہے کیونکہ وہ واحد پر بولی جاتی ہیں اور مختلفین بالحقائق یہ نوع کو نکال دے گا کیونکہ وہ متفق بالحقائق پر بولی جاتی ہے اور فی جواب ماہیو یہ باقی کلیات (خاصہ ، عرضِ عام ، فصل) کیلئے فصل ہے کیونکہ یہ ماہیو کے جواب میں نہیں بولی جاتی۔

تمام مشترک کی وضاحت :

والمراد بتمام الجزء المشترک الخ :

اس عبارت سے تمام جزء مشترک کی وضاحت کر رہے ہیں فرمایا کہ تمام جز مشترک وہ ہے جو ماہیئت اور نوع آخر کے درمیان اسکے تمام اجزاء میں مشترک ہو اور اسکے علاوہ ان دونوں (ماہیئت ونوع آخر) کے درمیان کوئی اور جز مشترک نہ ہو۔

یعنی جو انکے درمیان مشترک ہو وہ جز مشترک سے خارج نہ ہو اور اگر کوئی اور جزء مشترک ہو بھی یا تو وہ تمام مشترک کا جز ہو یا نفسِ تمام مشترک ہو۔

مثال : حیوان انسان وفرس کیلئے تمام مشترک ہے کیونکہ انسان وفرس میں جتنی چیزیں ہیں ان میں مشترک ہے ان سب کے مجموعے کا نام حیوان ہے اب حساس جو ہے وہ تمام مشترک نہیں ہے بلکہ بعض تمام مشترک ہے کیونکہ وہ حیوان کا جز ہے اسکی دلیل یہ کہ ہم نے کہا کہ تمام مشرک وہ ہوتا ہے جس سے کوئی جز مشترک خارج نہ ہو اور حساس سے آگے متحرک بالارادہ ہے جو کہ حساس کا جز

نہیں ہے اور یہ دونوں (حساس، متحرک بالارادہ) حیوان کا جز ہیں جو کہ تمام مشترک ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ تمام جزء مشترک سے کوئی جز خارج نہیں ہوتا اور حیوان انسان کا جز ہے۔

سوال نمبر (41) جنس قریب وبعید کی تعریفات مع امثلہ اور اس عبارت یکون ھناک جوابان ان کان بعیدا بمرتبۃ واحد کاالجسم النامی الخ کی وضاحت کریں؟

جواب :

جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جنس قریب، جنس بعید۔

(ا) **جنس قریب :** کسی ماہیئت کی جنس قریب وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیئت کے بعض مشارکات سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی (عین) جنس واقع ہو اور جب جمیع مشارکات فی الجنس سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں پھر بھی عین جنس واقع ہو تو اسکو جنس قریب کہتے ہیں۔

مثال : حیوان انسان کیلئے جب ہم نے انسان کے بعض افراد اور جنس قریب کچھ افراد کو ملا کر سوال کیا تو جواب میں حیوان آیا مثلاً زیدُ، وفرسُ، ماہیما تو جواب میں حیوان واقع ہوا اور جب ہم نے تمام افرد کو ملا کر سوال کیا تو جواب میں حیوان آیا مثلاً ہم نے کہا کہ الانسان والفرس والغنم کلھم ماھم تو جوب میں پھر بھی حیوان آیا تو لہٰذا ثابت ہوا کہ حیوان انسان کیلئے جنس قریب ہے۔

(۲) **جنس بعید :** کسی ماہیئت کی جنس بعید وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیئت کے بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع ہو لیکن جب ماہیئت کے بعض اور مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع نہ ہو بلکہ کوئی اور جنس واقع ہو اس واقع ہونے والی جنس کو جنس بعید کہتے ہیں۔

مثال: جسمِ نامی انسان کیلیئے وہ اسطرح کہ جب ہم سوال کریں زید وفرس ماہیما توجواب آئے گا حیوان لیکن جب اور بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کریں مثلًا الانسان والشجر ماہیما تو جواب میں عین جنس واقع نہیں ہوئی اسی کو جنس بعید کہتے ہیں۔

یکون ھناک جوابان الخ :

یہاں سے جنس بعید کے جو جواب میں آئے گا اسکے مرتبوں کے بارے میں بتارہے ہیں کہ اگر جنس بعید ہو تو وہ ایک مرتبے سے ہوگی یا دو مرتبوں سے ہوگی یا دو سے زائد مرتبوں سے ہوگی اگر وہ ایک مرتبے سے ہو توجواب دو ہونگے جیسے جسم نامی انسان کیلیئے اگر دو مرتبوں سے ہو توجواب تین ہونگے جیسے جسم مطلق انسان کیلیئے اگر تین مرتبوں سے ہو توجواب چار ہونگے جیسے جوھر انسان کیلیئے۔اور جتنے جنس بعید کے عدد بڑھتے جائیں گے اتنے جواب بھی بڑھتے جائیں گے مثلًا جوھر انسان کیلیئے وہ اسطرح کہ جب ہم سوال کریں کہ الانسان والفرس ماہیما تو جواب میں حیوان آیا ;ایک جواب ; اور جب ہم نے سوال کیا کہ الانسان والشجر ماہیما توجواب میں جسم نامی آیا ؛دوسرا جواب ؛اور جب سوال کیا کہ الانسان والحجر ماہیما توجواب آیا جسم مطلق ؛ تیسرا جواب ؛تواسطرح سلسلہ چلتا جائے گا۔

سوال نمبر(42) فصل کی تعریف وفوائد وقیودات اور اسکی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب :

فصل کی تعریف : وہ کلی جسکو؛**ایّ شیئً ھو فی جوھرہ**؛ کے جواب کسی شیئ پر محمول کیا جائے۔

فوئد وقیودات :

لفظ **کلی** جنس ہے کیونکہ یہ تمام کلیات کو شامل ہے اور ہمارا قول ؛**یحمل علی الشیئ فی جواب ایّ شیئً ھو**؛ یہ جنس ،نوع ، کو نکال دیتا ہے کیونکہ وہ ماہیو کے جواب میں بولی جاتی ہیں نہ کہ ایّ شیئً ھو فی جوھرہ کے جواب میں اور جو عرض عام وہ اصلاً جواب میں بولی ہی نہیں جاتی اور ؛**فی جوھرہ**؛ خاصہ کو نکال دیتی ہے کیونکہ وہ اگرچہ شیئے کیلئے مُمیِّز ہوتا ہے لیکن وہ عرض میں ممیّز ہوتا ہے جبکہ فصل ذاتی کی قسم ہے لہٰذا یہ بھی فصل کی تعریف سے نکل جائے گا۔

فصل کی دو قسمیں ہیں۔ فصل قریب ،**فصل بعید**۔

(۱) فصل قریب : ایسی فصل جو نوع کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے اسکو اس نوع کی فصل قریب کہتے ہیں۔**مثال :** جیسے ناطق انسان کیلئے یہ (ناطق) انسان کو ان چیزوں سے ممتاز کر دیتا ہے جو حیوان ہونے میں اسکے شریک ہیں مثلاً فرس وغنم وغیرہ سے اسلیئے اسکو فصل قریب کہتے ہیں۔

(۲) فصل بعید : ایسی فصل جو نوع کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے اسکو فصل بعید کہتے ہیں۔

مثال : حساس انسان کیلئے کیونکہ یہ (حساس) انسان کو جنس بعید (جسم نامی) کے مشارکات سے ممتاز کرتا ہے اسلیئے اسکو فصل بعید کہتے ہیں۔

سوال نمبر (43) کیا جس ماہیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری ہے اور اس میں منطقیوں کا اختلاف بیان کریں؟

جواب :

متاخرین : کا مذھب ہے کہ جس ماہیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

متقدمین : کا مذھب ہے کہ جس ماہیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری ہے شیخ ابن سینا نے ؛شفاء؛ میں اسی کی اتباع کی ہے اور فصل کی تعریف یوں کی ہے کہ ھو کلی مقول فی جواب ای شیئ ھو فی جوھرہ من جنسہ ۔تو اسکی دلائل نے تائید نہ کی اور مصنف نے اسکے ضعیف ہونے کو مشارکت فی الوجود کہہ کر تنبیہ کی اور اس احتمال کو فلو ترکبت حقیقۃ من امرین الخ کہہ کر دوسری بار اسکو وارد کیا۔

سوال نمبر (44) کیا فصل مشارکات فی الوجود سے تمیز دے گی یا نہیں نیز کیا ایسی ماہیئت کا پایا جانا ممکن ہے کہ جس میں فصل ہو جنس نہ ہو نیز کوئی ایسی ماہیئت نہیں ہو سکتی جس میں فصل ہو جنس نہ ہو اس پر شارح کی دلیل کا خلاصہ تحریر کریں؟

جواب :

ماتن کے نزدیک فصل مشارکات عن الوجود سے تمیز دے گی لیکن اس وقت جب ماہیئت کیلئے جنس نہ ہو اسی بات کی طرف اپنے قول یمیز الماہیۃ عن مشارکیھا فی جنس او وجود سے اشارہ کیا اور کہا کہ اگر ماہیئت کیلئے جنس ہو تو فصل مشارکات جنسیہ سے تمیز دے گا اور اگر جنس نہ ہو تو کم از کم یہ تو ہو گا کہ فصل ممیّز المشارکات الوجود والشیئیۃ ہو تو لہٰذا جب ماہیئت کیلئے جنس نہ ہو تو وہ مشارکات عن الوجود سے تمیز دے گی۔

اور ایسی ماہیئت کا پایا جانا ممکن ہے جسکی فصل ہو جنس نہ ہو (ماتن کے نزدیک) اپنے قول لو ترکبت حقیقۃ من امرین متساویین الخ سے اشارہ کیا کہ جب کوئی ماہیئت دو متساوی امروں سے مرکب ہو تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے فصل ہوگی کیونکہ اگر ان میں سے کسی کو جنس مانیں تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو کہ درست نہیں ہے جیساکہ ہم فرض کرلیں کہ کوئی ماہیئت جنس عالی اور فصل اخیر سے مرکب ہو تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے فصل ہوئی کیونکہ وہ ماہیئت کو ذاتی طور پر مشارکات فی الوجود سے ممتاز کرے گی تو اسکو ایّ شیئٍ ھو موجود کے جواب پر محمول کیا۔

شارح کی دلیل : (۱) شارح کہتے ہیں کہ اگر ماہیئتِ حقیقت دو متساوی امروں سے مرکب ہو یا تو ان میں سے ایک دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوگا (۲) یا محتاج ہو گا۔

شارح نے کہا کہ ماہیئتِ حقیقت کے بعض اجزاء کے بعض کی طرف محتاج ہونے کے ضروری ہونے کی وجہ سے پہلی صورت محال ہے۔اور دوسری صورت میں دونوں کے مساوی ہونے کی وجہ سے دور لازم آئے گا کیونکہ اگر کسی ایک کو ترجیح دیں گے تو ترجیح بلامرجح لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں لہٰذا کوئی ایسی ماہیئت نہیں ہو سکتی جس میں فصل ہو جنس نہ ہو۔

سوال نمبر(45) عرض لازم و عرض مفارق کی تعریف نیز لازم کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب :

عرض لازم : وہ عرض جسکا ماہیئت سے جدا ہونا ممتنع ہو اسکو عرض لازم کہتے ہیں۔

عرض مفارق : وہ عرض جسکا ماہیئت سے جدا ہونا ممتنع نہ ہو اسکو عرض مفارق کہتے ہیں۔

لازم کی اقسام :

لازم کی دو قسمیں ہیں۔لازم للوجود ،لازم للماہیئت ، لازم للوجود یہ کہ کسی شیئے کا وجود کو لازم ہونا جیسے سیاہی حبشی کیلئے۔اور لازم للماہیئت یہ کہ کسی شیئے کا ماہیئت کو لازم ہونا جیسے زوجیۃ اربعہ کیلئے۔

لازم للماہیۃ کی اقسام : لازم للماہیئت کی دو قسمیں ہیں۔لازم بین 'لازم غیر بین

(ا) لازم بین : لازم اور ملزوم کا تصور انکے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی ہو۔

لازم غیر بین : لازم اور ملزوم کا تصور ان کے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی نہ ہو بلکہ واسطہ کی حاجت ہو۔

مثال : جیسے اربعہ کا برابر 'برابر تقسیم ہونا۔ تو جو کوئی اربعہ کا تصور کرے اور برابر 'برابر تقسیم ہونے کا تصور کرے تو ان دونوں کے درمیان لزوم کا علم ہو جائے گا وہ یہ کہ اربعہ برابر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

مثال : جیسے مثلث کے تیسرے زاویے کا دو قائمہ زاویوں کے برابر ہونا۔ تو جو کوئی محض مثلث کا تصور کرے اور دو قائم زاویے جو مثلث کیلئے قائم ہیں انکا تصور کرے تو یہ جزم ذھن میں کافی نہیں کہ مثلث دو قائم زاویوں کے مساوی ہے بلکہ ایک واسطے کی طرف محتاجی ہوتی ہے۔واسطہ وہ ہوتا ہے جو لانہ کے بعد ہوتا ہے مثلاً ہم نے کہا کہ العالم حادث لانہ متغیر عالم کے حدوث کا علم 'واسطہ متغیر کا محتاج ہوا لہٰذا جو لانہ کے بعد ہو وہ ایک واسطہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر (46) عرض مفارق کی تقسیم اور اس پر شارح کا مؤقف بیان کریں ؟

جواب :

قطبی

عرض مفارق کی دو قسمیں ہیں۔

سریع الزوال : یعنی جلدی جدا ہونے والا عرض جیسے شرمندگی کی سرخی۔

بطیئ الزوال : دیر سے جدا ہونے والا جیسے جوانی اور بڑھاپا۔

شارح کا مؤقف :

شارح کہتے ہیں کہ یہ عرض مفارق کی تقسیم حاصر نہیں ہے کیونکہ سریع الزوال ،بطیئ الزوال یہ اولاً عرض مفارق کی قسمیں نہیں ہیں کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ جسکا جدا ہونا ممتنع نہ ہو وہ بالفعل منفک بھی ہو ایسا نہیں ہے۔اور عرض مفارق کی دو صورتیں ہیں (۱) جسکا جدا ہونا ممکن ہو اور جدا ہو بھی سہی (۲) جسکا جدا ہونا ممکن ہو اور جدا نہ ہو۔اور یہ سریع الزوال اور بطیئ الزوال یہ دونوں اس عرض مفارق کی تقسیم ہیں جو جدا ہو بھی جاتا ہو جبکہ مصنف نے بلاواسطہ عرض مفارق کی تقسیم میں شامل کر دیا جو کہ درست نہیں ہے۔

سوال نمبر (47) خاصہ وعرض عام کی تعریف اور فوائد وقیودات بیان کریں نیز تقسیم کے عکس پر شارح کا مؤقف بیان کریں؟

جواب :

خاصہ کی تعریف : وہ کلی ہے جو فقط ایک ہی حقیقۃ کے ماتحت افراد پر بولی جائے قولِ عرضی کے ساتھ۔

تعریف کے فوائد وقیود :

لفظ کلی مستدرک ہے اور ہمارا قول فقط جنس وعرض عام کو نکال دے گا کیونکہ وہ مختلف حقیقتوں پر بولی جاتی ہیں اور ہمارا قول قولاً عرضیاً یہ نوع ،فصل کو خارج کردے گا کیونکہ ان دونوں کا اپنے ماتحت پر بولا جانا ذاتی ہوتا ہے نہ کہ عرضی۔

عرض عام کی تعریف : وہ کلی ہے جو ایک حقیقۃ اور اسکے علاوہ کے افراد پر بولی جائے قول عرضی کے ساتھ۔

تعریف کے فوائد و قیود :

ہمارا قول وغیرھا یہ نوع وفصل وخاصہ کو خارج دے گا کیونکہ یہ تینوں ایک ہی حقیقت کے افراد پر بولی جاتی ہیں اور قول قولیاً عرضیاً یہ جنس کو نکال دے گا کیونکہ وہ ذاتی ہوتی ہے نہ کہ عرضی

۔

سوال نمبر(48) کلیات خمسہ کی وجہِ حصر بیان کریں؟

جواب :

کلیات خمسہ کی وجہ حصر:

کیونکہ کلی یا تو وہ ماتحت جزئیات کی نفس ماہیئت ہوگی یا اس میں داخل ہوگی یا اس سے خارج ہوگی اگر نفس ماہیئت ہو تو نوع اگر ماتحت جزئیات میں داخل ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ ماہیئت اور نوع آخر کے درمیان تمام مشترک ہوگا یا نہیں ہوگا اگر ہوگا تو جنس ورنہ فصل اور اگر ماتحت جزئیات سے

خارج ہو تو دو حال سے خالی نہیں اگر ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو تو خاصہ ورنہ عرض عام۔

سوال نمبر(49) کلیت وجزئیت کا مدار کس پر ہے نیز خارج میں پائے جانے ونہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی تقسیم تحریر کریں۔

جواب : کلیت وجزئیت کا مدار وجود عقلی پر ہے۔

کلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں۔

(۱) ایسی کلی جسکا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو۔ جیسے شریک باری تعالیٰ۔

(۲) ایسی کلی جسکا خارج میں پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے عنقاء۔

(۳) ایسی کلی جسکا خارج میں صرف ایک فرد پایا جاتا ہو۔ جیسے سورج۔

(۴) ایسی کلی جسکے خارج میں کئی افراد پائے جاتے ہوں۔ جیسے انسان۔

(۵) ایسی کلی جسکے خارج میں افراد متناھی ہوں۔ جیسے کواکب سیارہ۔

(۶) ایسی کلی جسکے خارج میں افراد غیر متناھی ہوں۔ جیسے نفس ناطقہ بعض حکماء کے قول پر۔

سوال نمبر(50) کلی طبعی ،عقلی ،منطقی کی تعریف مع امثلہ وجہ تسمیہ بیان کریں نیز ان میں سے کون سی کلی خارج میں پائی جاتی ہے ؟

جواب : مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں الحیوان کلیٌّ تو یہاں پر تین امور ہیں (۱) حیوان کا مفہوم اور اسے کلی طبعی کہا جاتا ہے کیونکہ طبائع میں سے ایک طبیعت ہوتی ہے یا طبیعت (خارج) میں موجود ہوتی ہے(۲) کلی کا مفہوم اور اسے کلی منطقی کہا جاتا ہے کیونکہ منطقی اسی سے بحث کرتا ہے (۳)ان دونوں کا مجموعہ اور اس کو کلی عقلی کہتے ہیں کیونکہ اس کا تحقق صرف عقل میں ہی ہوتا ہے۔

وہ کلی جو خارج میں پائی جاتی ہے وہ کلی طبعی ہے کیونکہ یہ حیوان (جزی کی طرف اشارہ ہے) خارج میں موجود ہے اور لفظ حیوان یہ حیوان موجود کا جز ہے اور موجود کا جز بھی موجود ہوتا ہے تو حیوان بھی موجود ہوا جو کہ کلی طبعی ہے اور باقی دو کلیوں کے پائے جانے میں اختلاف ہے۔

سوال نمبر (51) دو کلیوں کے درمیان کونسی نسبتیں ہوتی ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب :

دو کلیوں کے درمیان چار طرح کی نسبتیں ہوتی ہیں۔(۱) نسبت تساوی (۲) نسبت تباین (۳) نسبت عموم خصوص مطلق(۴) نسبت عموم خصوص من وجہ۔

(۱) نسبت تساوی : وہ نسبت جو دو کلیوں پر برابر' برابر صادق آئے۔انسان اور ناطق کے درمیان نسبت وہ نسبت تساوی ہے۔

(۲) نسبت تباین : وہ نسبت جسکا کوئی فرد دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے۔ جیسے انسان اور شجر کے درمیان نسبت یہ نسبت تباین ہے۔

(۳) نسبت عموم خصوص مطلق : دو کلیوں میں سے ایک کلی تو دوسرے کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے عالم اور ولی کے درمیان نسبت کہ ہر ولی عالم تو ہوتا ہے لیکن ہر عالم ولی ہو یہ ضروری نہیں انکے درمیان نسبت نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

(۴) نسبت عموم خصوص من وجہ : جس میں ایک کلی کے بعض افراد دوسری کلی کے بعض افراد صادق آئے اسی طرح دوسری کلی کے بعض افراد پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئیں۔ جیسے سوداء اور انسان کے درمیان نسبت یہ نسبت عموم خصوص من وجہ ہے۔

قطبی

تمت بالخیر

2019

والحمد للہ رب العٰلمین

آمین بجاہ النبی الامین

طالب دعا : ابو عقیل نبیل بن خلیل عطاری